

قلم معاشروں میں سے جو صاف طریقے تھک دلچسپی کے دوسرے جملے
میں بولے تھے ان میں تھا خاندان کی تحریت فوکاصل ملک کے اخلاق خاندان کے
بڑے افراد اور مدار اس سطح میں اصل طاقت اور لعلت قدر جانپذیر با
کوئے کام نہیں کیا ہے، بلکہ ہر ایک کے حرف رکھے گئے ہیں، اور رجائب بھی
نعت کے لئے ہیں۔
ہر سے بیشتر، خاندان کی زندگی اور رجائب کے سطح میں ان کو علم کا مقام حاصل
ہوا کرتا تھا۔ ان کے جوانی تصریحات ہر توڑے وی خاندان کے اندر سراہ کرتے۔
جو بھی خیالات ہوتے رہے خاندان کے خیالات ہے اس کا گھر کے اندر بھی تھے
خاندان کے بھرپورے اختیار کرتے۔ اس طبقہ کی تحریت کے ساتھ
کاظم ساری مقاصد کی شکرانہ کھٹکے ہوئے اختیار کیا جائے اس میں ہر زندگی
کے ساتھ حسکت کا کام دیتے ہوئے معادی کیا جائے۔ چنانچہ اس نظام میں لڑکے
کو بوری آزادی حاصل ہے وہ جس طرح کے رجائب کی میں اس کی فوج
اور یکسی کو اس کا مدد ہوتا ہے کی میں اس کی مدد ہوتی ہے اسی کے لئے سولت میا
چلا جائے اور اس پاٹ کے کوس کی پسند اختیار کے اسی کے لئے سولت میا
کی جائے اس پر کوئی باتیں برے کیسی دوستے فردی طرف سے لادی نہیں
جاتی۔ معاذ خاندان کی روایات کا ہو خواہ دعارات کا بہار خواہ کام اور پیش
کا ہو اور خواہ میند و غریب اس میں بھی آزادی و خود خواری کی سولت دی جاتی ہے۔
خاندان پھر نے ہر بڑے بڑے اور اس کی زندگی کے بلوں میں بھی کشت
و ترقی ہوتی۔ اسی سولت میں اپنی علی کی ضرورت ہوتی۔

لسمج

اس نظریہ کا نقش
خاندان کا حلقة اثر
خاندان کی سوت اور زندگی کی ترقی و تمدن کے ساتھ خاندان کے اثرات اور
نکاح پر دینا میں بہت جگلوں پر جیگا اور اس کے تقدیر کام و درس سے اداروں کو بھی
 منتقل ہوئے لیکن خاندان کے کس افراد جن کو اپنے گھر اور خاندان سے باہر جانا
خاندان میں بڑا ایک طبقہ خاندان کے مددی نظام سے تھیت مال کرنے کے لئے ہے ایں۔ عنده گردی اور
سبنگی، غیر انسانی رجائب اور اخلاقی چال جس مقدار میں پیدا ہوتا شرعاً ہو گیا
اور عام معاشروں میں شام ہوئے کہ عرب پھر نے مکان کس افراد کے ذمہ
ماخاکر خاندانی و حدود سے اس کی دلستی خامی کرو کر، اس کے تقبیح میں اس کا
ہونے پر ان کا دل دینے سے تھن صرف استفادہ کے دلار نکلے جو دل و لذت کی
معزی تھیں اور ادا اور اس باب کا تعلق
معزی تھیں کے زیر اثر خاندان میں بسط و تعلق صرف رفاقت اور ایک دوسرے
سے لش و ضرر کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ اول کو کی اولاد کے لئے ہو سکے کی
غیرتکی اپنے دادیں کی بھائی ہوتی ہے اس سے اور اسی کے بقدر اپنے والدین
سے دامت اور اس کے قدر دن ہوتے ہیں اور یہ معماجی ختم ہوتے اکاہدہ ان
ستفی اور علیحدہ بہر جاتے ہیں چنانچہ عرب نکاح میں اس اولاد کے بھرے اور توکل
ہونے پر ان کا دل دینے سے تھن صرف استفادہ کے دلار نکلے جو دل و لذت کی
اس دامن سے ہر بڑا ہے اپنے خاندان کی سوت اور تقدیر کے بندوق کے درستہ
ایک حد تک جا رکھے۔

میں

ناہیں

کہاں

بیشت

و

مقام

معزی تھیں کے زیر اثر خاندان کی سوت اور تقدیر کے بندوق کے درستہ
معزی تھیں کے زیر اثر خاندان کے مددی نظام سے تھیت مال کرنے کے لئے ہو سکے
سے لش و ضرر کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ اول کو کی اولاد کے لئے ہو سکے کی
غیرتکی اپنے دادیں کی بھائی ہوتی ہے اس سے اور اسی کے بقدر اپنے والدین
سے دامت اور اس کے قدر دن ہوتے ہیں اور یہ معماجی ختم ہوتے اکاہدہ ان
ستفی اور علیحدہ بہر جاتے ہیں چنانچہ عرب نکاح میں اس اولاد کے بھرے اور توکل
ہونے پر ان کا دل دینے سے تھن صرف استفادہ کے دلار نکلے جو دل و لذت کی
اس دامن سے ہر بڑا ہے اپنے خاندان کی سوت اور تقدیر کے بندوق کے درستہ
ایک حد تک جا رکھے۔

اسلام کا صدر حکم کا حکم
اسلام کے نقد و نظر دہیات کے اثر سے خاندان کے افراد کے این یہ

یہاں پر بہر اس اولاد کے این یہ

خاندانی نظام کا طبقہ

خاندانی نظام میں اقارب و جمادات بزرگ میں اسی میں اسے بروڈ کار کے لئے

کے حکم کے متعلق بعد داروں کے ساتھ حنیں ملک کرنے کی تائید کی گئی ہے

یہاں پر بہر اس اولاد کے این یہ

خاندانی نظام کا طبقہ

خاندانی نظام میں اقارب و جمادات بزرگ میں اسی میں اسے بروڈ کار کے لئے

کے بڑے بھر میں ان بندوق نے اپنے بندوق سے اقارب و جمادات اخذ کیے ہوتے

ہیں ان میں تباہ اضافہ جو زندگی کی ایسیت دن کا رابر جمال چلا آتا ہے۔

خاندانی نظام کا طبقہ

خاندانی نظام میں اقارب و جمادات بزرگ میں اسی میں اسے بروڈ کار کے لئے

کے بڑے بھر میں ان بندوق نے اپنے بندوق سے اقارب و جمادات اخذ کیے ہوتے

ہیں ان میں تباہ اضافہ جو زندگی کی ایسیت دن کا رابر جمال چلا آتا ہے۔

اسلام کا نقطہ نظر

اسلام سے خاندان کے افراد بندوق کی بڑی تکمیل کیا ہے لیکن ان کے

جودو و حقوق کی تھیں کہ یہ بڑی صدور و محقق انسانی و اسلامی خود پر ہے

ساعن ساق خاندان کا طرف سے دلی ہوئی بندوق کی بندوق کیا ہے اور اسے

اواد کے لئے بڑی تکمیل اور کم نعمتی کے ایک ایسا کام کیا ہے۔ باب اپنی

صحائف الحدیث

بیتل و فوزۃ

شجرۃ العیس و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

جلد نمبر ۲۲۵ء مطابق ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ شعبان نزدیک

اداریہ

مواحة

مشائی معاشرہ کی اساس

نگران اعلیٰ

سولانا ابوالعرفان ندوی

مجلس دادرش

شمیں الحلق ندوی

محمود الازھار ندوی

خط و کتابت کا پتہ۔ ۱-

نیو تحریجیات۔ پوسٹ کیس ۹۲
ندوۃ العلماء۔ لکھنؤ۔ اٹیا

ذرتعادون

سالانہ

ششماہی

نی پرچہ

بیرون ملک

بحری ڈاک ۱۰۰ ڈالر

فضائی ڈالٹ

ایشیان مالک

افریقی مالک

یورپ و امریکہ

نوٹ

چیک، ڈرافٹ ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ
کے نام سے بنائیں اور فر تحریجیات
کے پتہ پر روانہ فرمائیں۔

اس داروں میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا
طلبہ ہے کاس شمارہ پر آپا چندہ ختم ہو چکا
ہے لہذا اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ دوں و اوب کا
یخدا، ندوۃ العلماء کا ترجیح، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا کہ ایک کو
میں طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا کہ ایک کو
میں طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا کہ ایک کو
میں طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا کہ ایک کو
میں طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا کہ ایک کو
میں طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا کہ ایک کو
میں طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا کہ ایک کو
میں طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا کہ ایک کو
میں طلاق دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے، لیکن انہوں نے احسان مندی کے ساتھ افکار کر دیا انہا
کام ددولت جو کچھ تھا نخلستان تھا انہوں نے درخواست کی کہ یہ باغ ہمارے بھائیوں میں بر ابر قیمت
کر دیے جائیں جو نکہ ہما جرین دھاری تھے وہ کھیتی کے فن سے ناخانہ خدا سے آنکھ سترے نے آنکھ سترے
ہما جرین کو ساتھ لے جا کر گھر کی ایک جیز تھیا دی۔ اور کہا آدھا آپ کا اور آدھا اسراہ اسے
سعد بن بیس جو عبد الرحمن بن عوف کے بھائی قاری پاکے تھے انکی دو یوں تھیں عبد الرحمن نے کہا

یادوں کے چارخ مولانا عبدالمالک جندرودی (تذکرہ زندگی کے چند روشن اور لاق)

کلاس میں آتے اور پوچھا کہ تقویٰ کا کیا اداہ ہے
کوئی نہ بولا، فرمایا کہ حال آپ لوگوں کا بڑا
خراب ہے مگر مولانا عبدالحابد صاحب ہم کو
عرفی نہیں پڑھاتے مختصر وہ گفتہ مفہوم قرآن

کام تھا، مولانا کو اللہ نے پانچ بیوں اور ایک بیٹی سے نوازا ہے دوسرے کے عبد العزیز اور عبد الوحدہ قادرہ میں زیر تعلیم ہیں، ایسے صاحبزادے جدہ میں مقیم ہیں، ان سے ملاقات ہوتی افسوس اس کلب کے کسی رئیس کی تعلیم کامل نہ ہو سکی، خدا کریے تدویی حکومت کو فی بیل پیدا کرے تاکہ ان بیوں کی اعلیٰ تعلیم کی منزہیں ملے ہو سکیں آئین، مولانا کی زندگی میں خلوص کی چاندی تھی اور رنجیت کی جلوہ سامانی تھی اس پرکیر خاکی میں ایک پاکیزہ روح تھی، کے معنوں تھا کہ جدہ

ح رتائے ہر جو مارچ کے آخر ہر ملتوں سے سوچیں۔

روہ میں شبیلی ہو سفل میں داخل ہوا تو اس کے
رہاں کے تکرے میں مولانا ابوالعرفان ندوی
طلہ العالی اور مولانا عبدالمadjد ندوی رہتے
تھے دلوں بڑی بورڈنگ کے نگران تھے
ہ زمانہ پڑا سہماز تھا، عنفوان شباب تھا
حرچیز میں نیا پن اور دلکشی کا اساس
وتا تھا، خود مولانا عبدالمadjد نوجوان تھے
صاحب اہل و عیال تھا، جب گھومنے جاتا
اجازت لے لیتا، ایک بار گیا تو میں نے
لہیا کہ مولانا میں ایس آباد سودا لیئے جا رہا
ہوں، استاذ فخر مولانا ابوالعرفان ندوی
کے فرمایا سودا کا مطلب سمجھتے ہیں، مولانا
عبدالمadjد صاحب ہنسنے اور میں چل دیا

— 8 —

لپکہ ص ۶ سے اے
کہ یا لکن عالم رکھوڑ میں تکبیر میں کہتے ہیں
لما تھہ نہ اٹھائے اور پورے سی تکبیر میں کہنے سے
پہلے نامہ را اٹھائے تو وہ بھی کھڑا ہو جاتے یعنی
تکبیر میں اسے معاف ہیں۔
سوال: اگر کسی کو ایک رکعت عیدِ قیامت کی نماز
چھوڑ دیا جائے تو وجہ وہ اس کو ادا کرنے کا تو
کس طرح ادا کرے؟

جواب : اگر کسی کی ایک رکعت عین
کی تاز جھوٹ جائے توحید اس کو ادا کیا
تو پہلے قات کرے اس کے بعد تکمیر کر جے اگر جو
قاعدہ کے مراقب پہلے تکمیر کہتا چاہئے تھا ایکن
جو نک اس طرح سے دونوں رکعتوں کی قوت
میں تکمیر فاضل ہو جاتی ہے اور یہ کسی
کامنہ بہت ہمیں ہے اسلئے اسکے خلاف
حکم دن گواہ ہے

•	۴	۲	۱
۳	۵	۶	۷
۸	۹	۰	۱
۲	۴	۶	۷
۱	۳	۵	۶

مولانا عبد اللہ احمد ندویؒ کی وفات
حضرت آیات ندوی برادری کے لئے نعمودار
ان کے شاگردوں کے لئے خصوصاً ایک بڑا
حد مدد ہے جدہ میں وہ ایک روشن مینار تھے
جہاں سب ندوی جماعتے تھے ان کی
فیاضی سیر چشمی اور مہمان نوازی مغرب المثل
بن گئی تھی، ابھی ۲۷ مارچ ۱۹۸۵ء کو مولانا نے
۲۔ میری جدہ آمد کی مسرت میں ایک بڑی دعوت
کی اور سارے ندویوں کو جماعت کیا وہ نہایت
پر نشاط و زندہ دل تھے، ندوہ کا نذر کروڑ بڑے
مزہ سے کرتے تھے میں نے عرض کیا کہ جب

آپ سے جشنِ ندوہ میں ۱۹۷۸ء میں ملاقات
ہوئی تھی اس وقت آپ کی بیعت بھی بھی
بھی، فرمایا کہ دس برس تک ہی کیفیت طاری
رہی مگر اب الحمد للہ طبیعت صحیح ہے پر مردگی
جاتی رہی، میں نے اس خط کا ذکر کیا جوانہوں
نے مولانا محمد میراںؒ کی وفات پر مولانا سید
ابوالحسن علی ندوی مذکورہ العالی کو لکھا تھا وہ خط
نهایت عالمانہ ہے زبان ادبی ہے، فرمایا کہ
میں نے ایک اور بھی خط لکھا تھا جو شائع نہ
ہو سکا، مولانا عبدالمadjed ندویؒ نے فرمایا کہ
مولانا عبداللہ عباس صاحب سے نہیں ملے
میں نے عرض کیا کہ نہ پتہ مجھے معلوم ہے اور نہ
مولانا عبدالماجد کی استعداد پختہ تھی، عربی
اوالقاسم محمد زندہ بودے
گرایں گیت پا زندہ بودے
کسی فارسی شاعرنے کہا ہے مہ
موت کا حکم خلوق پر جاری ہے
ماہد الدار بدار قرار
حکم المنيۃ فی البریۃ جاس

آفسوس کہ مولانا عبدالماجد صاحب کا استقال
دل ہی کی حرکت بند ہو جانے سے ہوا، دوسرت
احباب اور متعلقین متjurہ گئے مگر کارخانہ قدرت
میں قضا فادر کا دستور ہے، جریئے کی خوبی ہے
ندوہ میں شبی ہو سنی میں داخل ہوا تو اس
نگران کے گھرے میں مولانا ابوالعرفان ندوی رے
مذکورہ العالی اور مولانا عبدالماجد ندوی رے
تھے دونوں بڑی بورڈنگ کے نگران
وہ زمانہ بڑا سہماز تھا، عنفوں شباب
ہر چیز میں نیا پن اور دلکشی کا احسان
ہوتا تھا، خود مولانا عبدالماجد نوجوان
صاحب اہل و عیال تھے، جب گھومنے جا
تو اجازت لے لیتا، ایک بار گیا تو میں
کہا کہ مولانا میں ایسے آباد سودا یعنی جا
ہوں، استاذ فخر مولانا ابوالعرفان ندوی
نے فرمایا سودا کا مطلب سمجھتے ہیں، مولانا

مددہ نہیں ہے اردو کام دافع ہبایت سحر اگا عبدالمajد صاحب بے اور یہ اس پر ←

ایت نکت سراس داستان پر عمل مجاہدین
ان کا خاندان شہید ہوا اور جس کے علم میں ان
کے آنسو شحر بن کر فتحے اور دیوان کی شکل میں
خود اڑ ہوتے، مولانا عبدالماجد صاحب نے یہ
دیوان میرے گھر پر ایک رات میں پڑھ دالا،
اور صحیح کو جب ان سے میری ملاقات ہوئی تو
ان کا آنکھ سوچی سوچا، نظر آئی اور گلوگار
بھی انتہی کے سارے رکھا تھا، ندویانہ ادنی
معلوم ہوتے ہیں، مفتی صاحب پر جو مضمون

آواز میں مجھ سے کہنے لگے آپ نے مجھے بتایا
نهیں کہ بہار میں اتنا بڑا شاعر سیدا ہو گیا ہے
اور آپ کیا جاتیں کہ تلہراڑا پر کون سی قیامت
لوئی بھی، اس دیوان نے میرے دل کے ہر
داع ابھار دیئے، اس بات سے جہاں صوفت
کے ادبی ذوق کا اندازہ ہوتا ہے وہاں دل
کی دردمندی اور زخم غم کی تازگی کا بھی پستہ
چلتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے جوارِ رحمت میں انہیں
جگد دے، ان کے دل کی بے قراری کو
قرار آگیا ہے اب اللہ تعالیٰ روح کو بھی
سرمدی نہتوں سے نوازے،

ذوق پیدا کرنے میں ان کا مجھ پر احسان ہے
اکابر ندوہ میں جو ہرشناہی ہمیشہ سے
رہی ہے، مولانا شبیل^۲ اور مولانا سید علی ندوی^۳
نے قابلِ طلب کو تین بیا ہے اب یہی جو ہرشناہی
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی میں نظر آتی ہے
مولانا کی نظرِ انتخاب صحیح اشخاص پر پڑتی ہے
چنانچہ حضرت مولانا نے مولانا عبدالمadjد ندوی
سے کہا کہ وہ ایک کتاب عربی انسار پر لکھیں
یہ اس زمانہ میں ندوہ کا طارب علم تھا، یاد
ہے کہ مولانا عبدالماجد صاحب کروے باہر کم
ہی بکھت تھے خوب ذلت کر کام کیا کی بیمار

رائے تھی اور جب سانس اکھڑکی تو وہ
خواہ کوئی طرح پا کی قیمت یہ

ذوق کے پروردش کے لئے ساز کار بھا اور بیہی
حوصلہ کی بند ری اور کردار کی تغیر کے لئے رہیں
کھلی تھیں جہاں صرف عقائد کے اصول د
کلبات پر ایمان قد مشرک رہا اس کے علاوہ
فقہی مسلک میدانِ عمل کی گردہ بندی کبھی موضوع
نزاع نہیں رہی جہاں اہل حدیث طلباء و
اسامدہ، حنفی، شافعی مسلک کے طلباء و
اسامدہ اس طرح حکم مل کر رہتے ہیں امریب
ایک علمی و دینی خاندان کے افراد بھی جاتے
ہیں، بغرض فی الداد اور نفرت کا تجورہ طاقتیں
یہم درس نہیں تھے اور مذاق کا اتحاد بھی بہت زیادہ
کہہ اپنی کتاب سے شروع کر دن، مترجم میرے
یہی کوشش کر رہا ہوں، فلم کو سارا نہیں مل رہا ہے
ندوی کی اچانک موت پر اپنے تاثرات قلبزد کرنے
ہم وطن اور خلص دوست مولوی عبداللاح جلد صاحب
اب ہو رہا ہے جب کہ میں اپنے ایک دیرینہ رفیق
قدوالی مرحوم کی وفات پر اپنے تاثرات لکھنے
ٹی ندوی مظاہ نے استاد گرامی مولانا عبد السلام
مخدوم د Merlin حضرت مولانا ابوالحسن

بیان کیا، و بعد تجھے بھی نہیں تھیں جس کو اپنے دل میں رکھتے تھے اور اسی علاقے کے مدارس میں تعلیم حاصل کی، ان کی قیمت نے یاد رکھ لی۔ مولانا سعود عالم مددوی مترجم سے ان کا تعلق ہو گیا وہ زمانہ جماعت اسلامی کے اٹھان اور شباب کا تھا، سندھ پاک کا شاید ہی کوئی عالم یاد رکھتا ہو جس کو اس سے ہمدردی نہ رہی ہو، مولانا مودودی مترجم کے قلم کا طوطی بول رہا تھا چند اہل نظر اور اہل بصیرت مشکوک دسترد عز و رحمت خافت اور منکر نہیں تھے، مولوی عبد الماجد صاحب مترجم اسی زمانہ میں رہیں بواصل دیں، بوحید و رسالتے رہیں برسنگ بادی کرتی ہیں کسی جماعتی تعصیب کے برگ دبارلانے یا کسی خاص فرد کے آذ کار بننے یا کسی ایک فرد یا پارٹی کے ترجیحان بننے سے اس کا مزاح ہم آہنگ نہیں رہا، اللہ کی دین اور رسول اللہ کی خیرات کا ایک دریا ہے جس نے خلق خدا سیراب ہوئی رہی ہے اور انشا اللہ ہوئی رہے گی (علی ارغام الالوف والاهووار) مولوی عبد الماجد صاحب مترجم کے ذہنی انسجام اور طبعی یکسوئی اور علمی ضفت کو قائم رکھنے میں یہ ماہول ساز ہمارتیابت ہوا، حضرت مولانا عبد ابوالحسن علی مددوی اور ان کے ترمیت بافته تلامذہ کی فراخیلی اور وحشت قلبی نے مترجم کی ترقی کے کسی مرحد کو مشکل نہیں بننے دیا۔

جماعتِ اسلامی سے دہمی طور پر دا بسہ ہوئے اور تعلق دوابستگی کا یہ تم ان کی نظرت کی نہ مٹی برپڑا اور پوری طرح جذب ہو گیا، مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم کے مشورہ سے ندوہ کے آخری درجوب میں داخل ہوتے اور دہمی سے محیل کی، بعد میک مقرر ہوتے، جب ندوہ نے حرف و نحو و الشارکے نصاب کی کتابیں مرتب کرائیں تو مصروف نے معلم الالشارکا حصہ ترتیب دیا، اور اس کو کامیابی سے انجام دیا مولانا مسعود عالم صاحب ندوی مرحوم نے جو تجویزی تربیت اور عربی زبان کے لیے ویک و پیک سنوارنے کی تربیت حاصل کی تھی اس کو پورے طریقہ پر کام میں لائے اور حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مخداد کے نظر تبلیغ نے اور بھی جلد پیدا کر دی، مرحوم کی نندگی کا یہ ایک علمی کارنالد ہے، ان کی یاد باقی رکھے گا۔

خیروان لادیقار ملا دنان

مرحوم پراللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا کہ وہ ندوہ سے والیت ہے گئے جہاں کا باحول علی

ان کے لئے وہ موافق میسر ہوتے جو سی ہی ہونہاڑ دہم بلند بھت جسے استاد کے لئے پیش آسکت تھے، اس زمانہ میں جبکہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ قائم نہیں ہوا تھا، اور ہندوستانی طلباء کے دفود پٹرولی عرب میں ملازمت یا اسکالر شپ پر نہیں جایا کرتے تھے اس وقت جب کہ ندوہ کی مالی بحث سبق تھی اس زمانہ مرحوم کو مصروف عراق بھیجا گیا تاکہ دہم کے اسائدہ سے اور ندوہ کے قدیم استاد علامہ ذاکر لطفی الدین حلالی للراشتی سے عراق اگر طمی استفادہ کریں، مرحوم نے موقع سے اچھا فائدہ اٹھایا اور واپس اگر بدستور ندوہ کے تدریسی خدمات میں ہنسک ہو گئے جس کا عرصہ سیراندازہ کے مطابق بیس سالے کم نہیں، راور کیسا اور ترشید پور کے فزادات کے بعد انہوں نے جو مسلمانوں کے خون کی ہوئی کچھ اس انداز میں دیکھی اور سنی کہ ان کی بیعت کا توازن متزلزل ہو گیا اور وہ

۱۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو نظام کے وقت

پاکی سابق قریۃ اور اندازہ کے جسم دروح کی کشمکش تھوڑی دیر کے لئے رہی اور تمیش کے نے ختم ہو گئی، موت اس لئے آئی کہ موت کو آناتھا اور اس کا وقت اٹل تھا، لستقدمون ساعتہ ولیت افرون کا قانون ازلي اور ابدي ہے۔ لیکن کیونکر آئی اور اس کا بہانہ کیا ہوا یہ بڑی دردناک بات ہے، مرحوم قلب کے مرض تھے، بلڈ پریشر کے مرض تھے دلوں پر برسہا برس سے چل رہے تھے اس لئے کسی تبدیلی کا لوگوں کو پتہ نہیں چلان پر انتقال سے چھیتیں گھنٹہ میٹے قلب کا دورہ پڑا اگر لغقول کے، چوں قضا آید طبیب الہ شود، ان کو کوئی فرست ایڈ نہیں پہنچا لی جگئی اور نہ ہے ہستال ہنچا یا گیا جب بالکل آخری وقت بازوؤں کے شدید درد سے تزپ رہے تھے اس وقت ایک صاحب نے جن کے پاس طب کی ذگری ہے ہستال لے جانے کی

روز مرتب جمعہ کو جنت المعلی کے آعویں کیا گیا، وائی اللاقار فی الجنة کہتے ہوئے سب نے باچشم گریاں رخصت کیا، وہ متنہ انعید کمر و متنہ انجیکم تارۃ آخری، سادہ دل، صلح پسند، عبیت شوار و شوار کا نمونہ تھے، بہت مہماں نواز، دوسرے اور شاگرد نواز تھے، جدہ میں ندوہ کے متعلقین اور ان کے ہم فکر اجیا بآخر ان کے مہماں ہوتے اور وہ پوری فرمیا فیض کر کے، لوگوں کو کھلا کر ہوتے، طویل مرض کی وجہ سے عرصہ طبیعت کچھ بھر جکی تھی پھر بھی دوستور میں مزان کی خلافتگی اور ادبی ذوق کی ابھر آئی تھی، دل بہت دردمند پایا ہے تھے اور دوسروں کی مصیبوں کا احساس دو بھار کے فرادت اور مسلمانوں کا منتظر دیکھ کر تھے، جب بھار کے مش

